صلوا علیه وسلموا تسلیماً

شکر خدای عز و جل که این مسدس سلام نبی مرسل صلی الله علیه وآله وسلم مسمّی به

صبح ازل

تصنیف لطیف جناب منشی امیر احمد صاحب امیر [illegible] سلمه الله الصمد

در المطابع مصطفی در [illegible] کرد

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس صبح کی مشتاق تھی ہم وہ سحر آئی
ہان شاد ہون مومن کہ یہ تازہ خبر آئی
محبوب جو صورت تھی وہ پیش نظر آئی
نزدیک سواری شہ بحر و بر آئی

ای پیک صبا کہدی یہ عالی گہرون سے
منظور تماشا ہو تو جلد آئین گہرون سے

ہمراہ سواری کی فرشتون کا پرا ہی
ہی پنجۂ قدرت جو علم جلوہ نما ہی
اور ساتھ رسولون کا رسالہ بھی جدا ہے
امت کی ہی بخشش یہ یقینون کی صدا ہے

رحمتکدۂ خالق قیوم سے آئے

بازار کی زینت ہی منقش ہیں دکانیں
ہیں آج مزی صلِّ علیٰ کہتی زبانیں
یہ تازہ بہاریں ہیں یہیں اوج پہ شانیں
یہ نذر ہی سلطان کی کہ قربان ہیں جانیں

جنت ہوئی محفل قدمِ شاہِ عرب سے
ہاں دوستو تسلیمیں ہوں مجرے ہوں ادب سے

جو قصر کہ ہی منزل سلطان فلک جاہ
دربار یہ عالی ہی تعلّی ہی من اللہ
وہ بزم ولادت ہی کرو خلق کو آگاہ
بھولیں نہ کوئی رسم ادب بندۂ درگاہ

سجدے میں ذرا سر کو جھکاتی ہوئی آئیں
آنکھوں کو سرِ راہ بچھاتی ہوئی آئیں

لازم ہی کمر میں ہو کمربند عقیدت
رومال دوشالی کی جگہ مہر و محبت
آرایش سر طرۂ دستار ارادت
پیراہن زیبای بدن فوق اطاعت

نقد دل و جان نذر شہ کون و مکان ہو
سر پیشکش تاج سر ہر دو جہان ہو

لو ہو گیا اب بزم ولادت کا ہی سامان
اللہ ہی بہار چمن رحمت یزدان
آئے ہیں ملک جمع ہیں اصحاب ایمان
کم روضۂ رضوان سے نہیں ہی یہ گلستان

اس بزم کی کیونکر نہ زمیں رشک فلک ہو

نازل ہی عجب نور کہ پر نور جہان ہی
جلوی سی تجلی کدۂ طور جہان ہی
ہی رحم خدا فیض سی معمور جہان ہی
کلفت گئی تاریکیون سی دور جہان ہی

طالع افق قدس سی خورشید کرم ہی
جو ذرہ ہی اب مشرق انوار قدم ہی

اوس شاہ کی آمد ہی جو ہی شاہ دو عالم
اوسکی قدم آنی مین جو آدم سی ہی قائم
وہ ماہ چمک رہی ہی جو ہی نیر اعظم
پیدا ہی عیان نور خدا سے جو مجسم

نقش قدم اوسکا ہی کلس گنبد دین پہ
آتی ہین ملک شوق زیارت سی زمین پہ

لو کفر گیا دین کو رونق ہوئی حاصل
عالم مین حق آیا نہ رہا نام کو باطل
اعجاز سی کیا ساحرون کی ٹوٹ گئی دل
کیا راہ ہو گم خضر ہو جب رہبر کامل

اب ابر کرم گھر کی جو برسا ہی گا پانی
آتشکدی بجھ جائین گی پھر جائیگا پانی

یہ وہ ہی کہ موسیٰؑ و روح کی ہین بان
کی نوحؑ کی یارہی تو ہی شورش طوفان
یہ وہ ہی کہ ہین زیر نگین جسکی سلیمانؑ
جان تشنۂ مسیحا ہین اسیکی لب [illegible]

الیاسؑ ہین کرم عام مین آسکی
خضرؑ آب کش لشکر اسلام مین آسکی

یہ وہ ہے کہ یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ملایا
یونسؑ کو کبھی بطن سے ماہی کے چھڑایا
ایوبؑ جو بیمار ہوئے درد مٹایا
گہ آگ کی براہیمؑ کو آتش سے بچایا
بخشی الم قتل میں شبیرؑ کو تسلی
اس ہی کی تسلی دی ذکریا کو تسلی

سیراب کیا آپ نے اک جام سے لشکر
گردون پہ ہوئی رجعت خورشید منور
تھا ایک طبق جس سے بٹی خوان برابر
انگلی کے اشارے سے ہوا ماہ دو پیکر
اعجاز سے دی قوت رفتار شجر کو
کیا دوڑ کے آیا جو ہوا حکم شجر کو

سائے کا نہ ہونا صفت مہر سے ظاہر
بیٹھی نہ مگس جسم پہ کیا جسم تھا طاہر
پتلی کا نکلنا کمر پاک سے باہر
کیا نور تھا انساب میں عیاں جس کے مظاہر
گیسوئے مبارک تھی شب قدر سے بڑھ کر
ابرو بھی مہ نو تھی مگر بدر سے بڑھ کر

اعجاز تو حضرت کے زمانے میں ہیں مشہور
لیکن متقاضی ہے یہ دل کچھ تو ہوں مسطور
لکھے جو ہزاروں کوئی دفتر ہوں محصور
ظاہر ہے کہ یہ بزم محبوں سے ہے معمور
خطا یہ حکایت نہیں نعمت ہے ثمر ہے
مہمانوں کی دعوت میں منظور نظر ہے

لکھا ہے کہ اک مرد عرب دور سے آیا
اور سید مرسل سے سخن لب پہ یہ لایا
ایمان کی دولت تو لی ذائقہ پایا
قائم سر امت پہ رہے آپ کا سایا
منظور ہے دل کو کہ یقین اور سوا ہو
پہلوئے شجر معجزہ کوئی تو عطا ہو

حضرت نے کہا کہہ تجھے جو بات ہو منظور
کی عرض کہ حضرت وہ شجر ہے جو بہت دور
اللہ تو قادر ہے اگر بندہ ہے مجبور
پاس آپ کی آکر وہیں پھر جائے بدستور
ظاہر ہے کہ یہ نخل نہ حیوان نہ بشر ہے
رفتار درختوں کی کرامت کا ثمر ہے

حضرت نے کہا دیر نہ کر خیر ابھی جا
لے نام مرا پاس مرے اوسکو بلا لا
وہ شخص ہوا سامنے قدم رکھ کے جو پہونچا
اور اوسنے لیا نام شہ یثرب و بطحا
جھوما وہ شجر نام شہنشاہ عرب سے
جان آگئی مردے میں مسیحا کی طلب سے

آرام کہاں تھا وہ چپ و راست ہوا خم
جڑ خاک میں جتنی تھی نکل آئی اوسی دم
ہمراہ اوسکی وہ چلا صورت آدم
ہر برگ زبان شکر گزار شہ عالم
آیا مگر اللہ رے ادب سر کو جھکا کے
استادہ ہوا سامنے اعجاز نما کے

وہ مرد ہوا دیکھ کی یہ معجزہ ششدر
معنی یہ ہین حسبی جو کہا اوسنی مکرر
تو بارہ پھر اگر دشمہ طلبی دکر شر
کافی ہین پیمبر مجھے کافی ہین پیمبر

مالک ہین ہی کون کرامات نہین ہے
جنت کا دلانا انہین کچھ بات نہین ہے

اوس نخل نی جب حکم شہنشاہ کا پایا
جس جا تہا وہین جا کی قدم اپنا جمایا
آیا تھا جہان سی قدم اوس سمت اوٹھایا
تمکین یہ کی برگ ہوا نی نہ ہلایا

بو سر ہین جو اوسکی شہ لولاک کی پہونچی
پتال ہین جڑ اوس شجر پاک کی پہونچی

یہ معجزہ کیا اور سنو معجزہ دیکھو
اوڑتا ہی کہ ہی جو نقش و لائی شہ خوشخو
بھرتا ہی قلم جو کڑیان صورت آہو
ہوتی ہی سیاہی سی عیان مشک کی خوشبو

مضمون ہر اک شوخ ہی کیا حسن رقم ہی
قرطاس نہین مرتع آہوی حرم ہی

لکھا ہوا اک شوخ جو قصہ نظر آیا
صیاد نی صحرا مین کہین جال بچھایا
ہمنی بھی قلم ہاتھ مین لکھنی کو اوٹھایا
اوس جال مین اک مادہ آہو کو پھنسایا

گلگشت اوسی زہر نہی سبزی فضا مین
سب چوکڑیان بھول گئین پھنس کی بلا مین

ناگاہ ہوا آپ کا صحرا مین گذارا — خورشید سی ہوا دشت ختن دشت ختا سا
جو نقش قدم تھا وہ زمین پر تھا نشانا — مین دیدۂ آہو ہون یہ اوسکا تھا نشانا

اِک ایک طرف مشک تہی گیسوی رسا کی
اصحاب بھی ہمراہ تہی اور شیر خدا بھی

ہرنی نی جو دیکھا تو بیجان مین پڑی جان — چاہا کہ پکاری کہ ہو مشکل کہین آسان
پر نطق کہان تھا وہ ہوئی سخت پریشان — کی حق سی دعا نطق عطا کر مجھی اس آن

گویا ہو زبان شکوۂ صیاد کرون مین
یارب تری محبوب سی فریاد کرون مین

حیران یہ دیکھو کرم خالق باری — گویا ہوئی وہ اور حبیب کو پکاری
آفت مین گرفتار ہون مین درد کی ماری — آنکھین ابھی کہل جاتین نظر ہوتی جو تمہاری

محکوم فلک آپ کی ہین شمس و قمر بھی
ای کُل کی مددگار ذرا لطف ادہر بھی

سنتی ہی یہ آواز اودہر گئی حضرت — ہرنی نی کہا مین ہون گرفتار مصیبت
یہ کہو وہ جو ہی سامنی ای ختم رسالت — بچی مری دو اس بن مین ہین اور بہوک کی شدت

بی دودہ مین جہ وہ دودہ پلاتا نہین کوئی
مین قید مین ہون مجھکو چھڑاتا نہین کوئی

کیا رحم تھا اشک انکی بھی نکل آئی
سوچو تو کہ حیوان بھی رحم جو کھاتی
آگاہ جو ہو درد سے وہ درد بٹاتی
انسان کو کیونکر نہ جہنم سے بچاتی

دیکھی نہ گئی آہو کی گھبر کی زاری
یاد آئی انہیں شبر و شبیر کی زاری

القصہ یہ احوال جو ہرنی نے سنایا
فرمایا رہا کر ہے بڑا رحم کا پایا
کیا قدرت خالق ہے کہ صیاد بھی آیا
انسان وہ نہیں جسنے کہ حیوان کو ستایا

حیوان ہی پہ اندیشہ وحشت نہ ذرا کر
آتی ہے یہ بچوں کو ابھی دودھ پلا کر

ہو کر متبسم وہ لگا کہنے کہ حضرت
کب چھوٹ کے ہے سوی مکان تیر کی جہت
حیوان پھر آتی ہیں کہیں ان میں ہے وحشت
حضرت نے کہا کرتی ہیں ہم اسکی ضمانت

حیرت ہوئی تجھی قدرت خلاق جہاں سے
جبتک یہ آئیگی نہ ہم جائیں گی یہاں سے

صیاد لگا کہنے کہ لو میں نے یہ مانا
لیکن نہ پھر آئی تو ہے پھر جان کا جانا
ہرنی کو تو کرتا ہوں اسیوقت روانا
تیرون کا بناؤن گا تمہیں آج نشانا

پھر حفظ کسی طرح سے تمکو نہ اماں ہے
آہو کی عوض صید مرا آہوی جاں ہے

کیا حلم تھا ہو کر متبسم ہنستا پایا — تو نے تو مری جان نیا جال بچھایا
اچھا نہیں کچھ خوف یہ بیڑا ابھی اٹھایا — تو لائیگا ایمان جو یہ حیوان پھر آیا

اسوقت بھی شرط سہی جسکو خدا دے
ہم جان لگاتے ہین تو ایمان لگا دے

کہنا ہوا جسوقت اوسے آپ کا منظور — پھر لطف سے عیسی نے نظر کی سوئے رنجور
تھا پنجہ جو ہرنی کو اوسی دم مین کیا دور — اور پشت پہ اشفاق سے پھیرا ید پرنور

کی پڑھ کے دعا دم پہ عطا اوسنے بڑی کی
چھوڑا اوسے مہلت اوسے دی پانچ گھڑی کی

دوڑی ہوئی بچون کی طرف آئی وہ دلگیر — جسطرح کہ جاتا ہے نشانی کی طرف تیر
بچون کو پلانے لگی جسوقت کہ وہ شیر — گویا ہوئے یون اور یہ کرنے لگے تقریر

اسوقت تلک تو نے نہ بچون کی خبر لی
کیا وجہ ہے کیون صبر کی سل سینے پہ دھر لی

ہرنی نے کہا وہ جو بیٹا ہو تو لیلو — تھی قید چھڑایا مجھے دنیا ہوس مجھو
ضامن ہوئے ہین آپ مرے سید خوشخو — جانا ہے بہت جلد بڑی فکر ہے مجھکو

کیا کہدون اشا کہ گہر انمول بنے ہین
اللہ ری عنایت کہ مرے اول بنے ہین

بچون نے کہا دودہ نہین گی نہ ہم اصلا
پر یہ تو بتا تجہ مین جو خوشبو سی سبب کیا

تکلیف نہ حضرت کو ہو اتنی بہی جا
وہ بولی کہ ماتہ آپ نے ہی پشت پہ پہیرا

خوشبو مری بالون مین جو ہی عطر حنا کی
حنا یہ مہک ہی گل گلزار خدا کی

یہ کہتی ہی ہرنی نی نہ پہر دیر لگائی
حضرت نی کہا خوب ہی کی وعدہ وفائی

دوڑی ہوئی گل جا کہ گہڑی مین ہی آئی
وہ بولی کہ حضرت کہی کیا حال فدائی

یاشاہ نہین دودہ بہی بچون نی پیا ہی
نام آپ کا سنتی ہی مجہی بہیجا ہی

صیاد نی جس وقت سنی ساری یہ گفتار
سو جان سی ہوا معتقد شاہ وہ دیندار

سمجہا کہ اس اعجاز کا اب فرض ہی اقرار
بولا قدم پاک پہ گر گر کی کئی بار

باطل نہین رہتا جو دکہاتا ہی اثر حق
بیشک ہی خدا ایک رسول آپ ہین حق

تو اب مین مسلمان ہون منہ کفر سی موڑا
شکر آپ کا جتنا کہ بجا لاؤن ہی تہوڑا

مین چہوٹ گیا کفر سی ہرنی کو بہی چہوڑا
کہہ کی یہ عاجز نی بہت ہاتہون کو جوڑا

اس در پہ جیون گا مین اسی در پہ مرون گا
حضرت ہی کی قدمون مین بسر زیست کرون گا

ہر نبی پہ کرم حق نے کیا نامتناہی
کہتی تھی یہ رستی مین گئی میری تباہی
وہ جو کڑیاں بھرتی ہوئی ہوگئی راہی
قربان مددگار ہی محبوب الٰہی
حضرت کی عنایت ہی عطاء رب احد کی
مین کیا ہون پیمبر نی فرشتون کی مدد کی

اعجاز تو حضرت کی زمانی پہ ہین ظاہر
سرکار خدا اور ندو عالم کی ہین مختار
حیوان ہو کہ انسان وہ ہین کل کی مددگار
اللہ سی ملنی کو ذریعہ ہی یہ دربار
جسکی کہ رسائی نہ ہوئی خیر ورا تک
سو حضر اوسی پہونچا مین تو پہونچی نہ خدا تک

امت پہ یہ شفقت تھی دم نزع جو آیا
یاد آ گئی امت نہ اوسی دل سی بھلایا
اور نزع کا صدمہ شہ والا نی اوٹھایا
رو کر ملک الموت کو حضرت نی سنایا
امت ہی ضعیف آہ نہ صدمہ ہو کسی کو
اونپر جو گزرنی ہی گزر جای مجھی کو

انجام کا یہ حال سنو جیسی اب آنا
بیٹون کی طرح اونکی اوٹھائی نہیں کب نانہ
امت کی ہدایت کو ہوی آپ سر افراز
سختی مین مصیبت مین در حلم رہا باز
اللہ ری کرم شان رحیمی کی دکھادی
شمر حسنی کیا خیر کی اوسکو بھی دعا دی

لو آج ولادت ہی شہ عقدہ کشا کی
رونق ہی عجب آج کی دن ارض و سما کی
وہ آج ہی خوشی جلوۂ محبوب خدا کی
ضو بڑھ گئی ہی مشتری و ماہ و سہا کی

یہ گنج سعادت ہی یہ خالق کی عطا ہی
گھر گھر جو بجی نوبت شادی تو بجا ہی

عالم میں ہی اک موسم سلطان کی ہی آمد
تاریک تھی شب شمع شبستان کی ہی آمد
ہر مور کا ہی قول سلیمان کی ہی آمد
روشن ہی کہ خورشید درخشان کی ہی آمد

آمد ہی یہ اوس نور کی جو نور خدا ہی
اس نور سی کیا شان خدا جلوہ نما ہی

ہر قطرہ یہ کہتا ہی کہ عالی ہمم آیا
ہر برگ کا ہی قول کہ صاحب حشم آیا
ہر ذرہ کی آواز ہی مہر کرم آیا
ہر پھول ہی خندان کہ سراج قدم آیا

طائر ہی نشیمن میں پُر جوش دھوم پڑی ہی
غل جشنیوں میں ہی کہ یہ شادی کی گھڑی ہی

کیا عید ہی بیداروں میں کیا بزم ہی گلشن
گم نور کی جاموں سی تھیں پیرہن تن
ایک ایک سی ملتا ہی گلی پھرتی ہیں رہ روشن
دل سب کی غنی ناتہ میں دولت کا ہی مامن

پھولوں سی چنگیروں کو بھری لائی ہیں حور تن
ملنی کی لیی عطر عروس آئی ہیں حورین

آتی ہی بہار آمد شاہ دو سرا ہی — مہمان کی لینی کو چلی قصد صبا ہی
پائی ہی جو بو اور ہی پھولون مین ہوا ہے — جو سرو ہی وہ منتظر شاہ کھڑا ہی

ہی چشم بہ رہ سر کو جھکاتی نہین نرگس
پھولی ہوئی جامی مین سماتی نہین نرگس

آمد ہی جو خورشید رسالت کی سر خاک — سجدی کو سر خاک جھکی پڑتی ہین افلاک
ہر وقت کو آنکھ بھی اس بات کی ہی تاک — آنکھون مین لگی سرمۂ خاک قدم پاک

حوریں بھی ہین خوش عیش پہ غلمان بھی تلی ہین
ہی بارش رحمت در فردوس کھلی ہین

ابلیس کی گھر مین ہی عجب طرح کا ماتم — آنکھون مین اندھیرا ہی کہ پر نور ہی عالم
صحراؤن مین یون بھاگتا پھرتا ہی وہ ظالم — جسطرح ہرن شیر کی بو پاکی کری رم

چھپتی ہوئی پھرتی ہین اب آ کر یہ شیاطین
ٹکراتی ہین سر اپنی پہاڑون مین شیاطین

بتخانون مین یہ کفر سی کہتی ہی ضلالت — رہنی کا ٹھکانا نہین عبادت کی ہی وحشت
بت کرتی ہین جھنجھلا کی برہمن سی اشارت — دی تو نی یہ مسجد و بنا کر ہمین ذلت

کیا خوار ہی دیدۂ ارباب یقین مین
شق کاش زمین ہو کہ سما جائین ہمین مین

میخانۂ عرفان ہی کھلا عیش سی ظاہر
ساقی سی کہی جا کی جو ہو کارہ ہو حاضر
میخوار بھی ہین پاک ہی شوق بھی حاضر
اسوقت تو مستون کی ذرا چاہیئے خاطر

وہ جام عنایت ہو کہ جو ہوش ربا ہو
پایئن وہ قدح جو کہ عرفان سی بھرا ہو

لو مومنو اب شاہ کی تعظیم کو اوٹھو
قربان کرو لاکی زر و سیم کو اوٹھو
محفل مین حضور آتی ہین تسلیم کو اوٹھو
دیدار رخ احمد بی میم کو اوٹھو

پہیلی ہی یہ ضو چار طرف رب علا کی
تعظیم محمد کی ہی تعظیم خدا کی

غل ہو کہ سلام آپ پہ یا قبلۂ عالم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا نور مجسم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا کعبۂ اعظم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا افسر آدم

ہر شخص کو لازم ہی کرے شکر خدا کا
غل بزم مین ہو صل علی صل علی کا

کہتی ہین ہوا ابر سفید ایک نمایان
حضرت کو لیٹا ہوی جو تھی ہین پنہان
آیا وہ زمین پر صفت قطرۂ باران
یہ دُر وہ صدف لعل تہی حضرت ذیشان

اوٹھا وہ تو اک دہوم اوٹھی ارض و سما مین
یہ نکہت گل جاتی ہی دامان صبا مین

ہالی میں عجب لمعۂ نور قمر آیا
قالب میں تو جان آنکھ میں نور نظر آیا
کیا حلقۂ پرکار میں نقطہ نظر آیا
ظلمات میں اسکندر عالی گہر آیا
سدرہ اوسی کہتی تو یہ جبریل امین ہے
وہ تخت سلیمان تو سلیمان شہ دین ہے

آتی تھی یہی غیب سے آواز کہ جاؤ
ہاں جلوۂ محبوب خدا سب کو دکھاؤ
اسوقت اسی مشرق و مغرب میں پھراؤ
پوچھے جو کوئی نام محمد تو بتاؤ
شہرہ ہو زمانے میں شہ کون و مکان کا
آگاہ جہاں ہو کہ یہ مالک ہے جہان کا

کہتی ہیں صفیہ جو پھوپھی تھیں شہ دین کی
شان آئی نظر مجھکو عجب ماہ جبین کی
جسوقت ولادت ہوئی اوس طفل حسین کی
آتی تھی صدا شہپر جبریل امین کی
پھیلی ضیا جلوۂ خورشید کرم سے
گھر مطلع انوار ہوا فیض قدم سے

دیکھیں وہ کچھ چیزیں کہ بیاں اسکا کروں کیا
اوّل رخ پر نور ہی وہ نور تھا پیدا
سامان یہ جسوقت ولادت تھے میں دیکھا
جو حضرت موسیٰ نے کبھی طور پہ دیکھا
تھا نور چراغ اوس گل امید کے آگے
یوں جیسے ستارہ کوئی خورشید کے آگے

اور دوسری یہ بات سنو ہوتی ہی پیدا
آیا جو سخن لب پہ تو پہلی سیہی آیا
مانند مسیحا ہوئی اعجاز سی گویا
وہ خالق عالم ہی وہ واحد ہی وہ یکتا
ہمتا نہیں زنہار کوئی رب کا
کہتی ہیں محمد جسی مرسل ہی خدا کا

تھی تیسری یہ بات کہ پیدا ہوئی جس دم
ختنی کی نہ حاجت تھی ہوا ختنہ مقدم
تھی ناف بریدہ وہ شہنشاہ دو عالم
تن نور کا تکا صفت نیر اعظم
کیا پاک تھا باطن جو بظاہر ہوئی پیدا
تھا صاف بدن طیب و طاہر ہوئی پیدا

چوتھی یہ صفت صاف عیان نشان رسالت
خلق و کرم و جود و عطا زہد و عبادت
چہری سی نمود ارسب آثار سعادت
تھی ذکر مین مصروف نبی قبل ولادت
طاعت کی ہوس بطن ہی سی تھی من نشین تھی
رکھتی ہی قدم خاک پہ سجدی مین جبین تھی

پنجم یہ صفت سجدہ بجا آپ جو لائی
آہستہ سخن یہ لب جان بخش پہ آئی
پھر دست مبارک طرف قبلہ اوٹھائی
یہ دین کی رونق ہو کہ اپنی ہون پرائی
مقبول اسیوقت یہ عاجز کی دعا ہو
یا خالق عالم مری امت کا بھلا ہو

اور وصف ششم وہ تہا کہ جو سب سے پہ ظہر
تابان تہی وہ اسطرح کہ جیسی کہی کی اختر

تہی مُہر نبوت سے بشانۂ انور
مرقوم خط نور سی یہ نقش تہا او سیر

ہی خالق عالم احد احمد ہی محمد
اللہ ہی اللہ محمد ہے محمد

خاموش امیر اب کہ نہیں طول کی حاجت
یارب مری آقا وہ مزارین مین رحمت

پڑہنی کی لیی کرتے ہین یہ بار کفایت
حاصل ہو مجہی روضۂ حضرت کی زیارت

درگاہ شہنشاہ دو عالم مین گذر ہو
وہ پانون ہون اور سنبدہ درگاہ کا سر ہو

تا چند یہ حالت مصیبت یہ تباہی
خواہان ہون امارت کا نہ مین طالب شاہی

تو ہی مری حاجات سی آگاہ کہا ہی
صدقہ تری محبوب دو عالم کا الٰہی

اتنا ہو کہ دنیا سی گرانبار نہ اوٹہون
خفت نہو محشر مین نگون سار نہ اوٹہون

ہو درد جو جسکو تو دوا غیب سے آئی
مشکل جو پڑی عقدہ کشا غیب سے آئی

عارض جو مرض ہو تو شفا غیب سے آئی
مانگون جو دعا مین یہ صدا غیب سے آئی

ہاں ہمنی عطا تجہکو کیا تو نے جو مانگا
صدقی مین محمد کی دیا تو نے جو مانگا

۵۰۸۲

۲۰۴ مس ۸۹۱٫۴۳۱

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.